Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

فون ۹۵۴۴

روزنامہ الفضل ربوہ

روز ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۱۴ رشوال ۱۳۹۳ھ ۱۰ رماہ نبوت ۱۳۵۲ ہش ۱۰ رنومبر ۱۹۷۳ء | نمبر ۲۵۵

اخبارِ احمدیہ

ربوہ - ۹ رماہ نبوت - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے - الحمد للہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ - ۹ رنبوت - حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی تحریر فرماتی ہیں :

"میری طبیعت پہلے سے بہتر ہے مگر کمزوری بہت ہے - جن بہن بھائیوں نے خاص دعاؤں کے لئے پشاور میں کہا اور جو خطوط ملے ان سب کے لئے التزام سے دعا کرتی ہوں۔ میرے بڑے لڑکے محمد احمد خان کی صحت خراب ہے اور قابل فکر ہے اس کی صحت کیلئے بھی بہت دعا کریں۔

مبارکہ"

مورخہ ۲۹ راکتوبر بروز سوموار بعد نماز مسجد مبارک ربوہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے برادرم مولوی عبدالرزاق صاحب بٹ گجراتی مربی سلسلہ احمدیہ کا نکاح مکرمہ امۃ النور صاحبہ بنت مکرم مولوی محمد منور صاحب سابق مبلغ تنزانیہ کے ہمراہ بعوض دو ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے مبارک کرے۔

(محمد انیس الرحمن شاہد مربی سلسلہ احمدیہ)

مورخہ ۲۶ راکتوبر بروز جمعہ اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو دوسرا بچہ اور پہلا فرزند عطا فرمایا جس کا نام خرم جاوید رکھا گیا ہے۔ نومولود مکرم محمد اسماعیل صاحب فوق مرحوم کا پوتا ہے - احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر دے اور اسے ہر طرح کی برکات سے نوازے۔ آمین

(خاکسار منیر احمد جاوید

قائد مجلس خدام الاحمدیہ - واہ کینٹ)

کُل آمد پر شرح کے مطابق ادائیگی کیجئے!

احمدی وکلاء - ڈاکٹر - تاجر - صنعتکار اور زمیندار احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ کُل آمد پر شرح کے مطابق لازمی چندہ جات (چندہ عام - حصہ آمد - جلسہ سالانہ) ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال - آمد)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام

ہر شخص کو اپنا جائزہ لینا چاہیئے کہ وہ کہاں تک دوسروں سے ہمدردی کا سلوک کرتا ہے

لوگوں کے ساتھ ہمدردی اور بھلائی کرنا اللہ تعالیٰ کو بہت ہی پسند ہے

"مَیں دیکھتا ہوں کہ بہت سے ہیں جن میں اپنے بھائیوں کے لئے کچھ بھی ہمدردی نہیں۔ اگر ایک بھائی بھوکا مرتا ہو تو دوسرا توجہ نہیں کرتا اور اُس کی خبر گیری کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ یا اگر وہ کسی اور قسم کی مشکلات میں ہے تو اِتنا نہیں کرتے کہ اُس کے لئے اپنے مال کا کوئی حصہ خرچ کریں۔ حدیث شریف میں ہمسایہ کی خبر گیری اور اُس کے ساتھ ہمدردی کا حکم آیا ہے۔ بلکہ یہانتک بھی ہے کہ اگر تم گوشت پکاؤ تو شوربا زیادہ کر لو تاکہ اُسے بھی دے سکو۔ اب کیا ہوتا ہے اپنا ہی پیٹ پالتے ہیں لیکن اُس کی کچھ پرواہ نہیں۔ یہ مت سمجھو کہ ہمسایہ سے اتنا ہی مطلب ہے جو گھر کے پاس رہتا ہو۔ بلکہ جو تمہارے بھائی ہیں وہ بھی ہمسائے ہی ہیں خواہ وہ سَو کوس کے فاصلے پر بھی ہوں۔

ہر شخص کو ہر روز اپنا مطالعہ کرنا چاہیئے کہ وہ کہانتک اِن امور کی پرواہ کرتا ہے اور کہانتک وہ اپنے بھائیوں سے ہمدردی اور سلوک کرتا ہے۔ اس کا بڑا بھاری مطالبہ انسان کے ذمّہ ہے۔ حدیث صحیح میں آیا ہے کہ قیامت کے روز خدا تعالیٰ کہیگا کہ مَیں بھُوکا تھا تم نے مجھے کھانا نہ کھلایا۔ مَیں پیاسا تھا اور تُو نے مجھے پانی نہ دیا۔ مَیں بیمار تھا تم نے میری عیادت نہ کی۔ جن لوگوں سے یہ سوال ہوگا وہ کہیں گے کہ اے ہمارے ربّ تُو کب بھُوکا تھا جو ہم نے کھانا نہ دیا۔ تُو کب پیاسا تھا جو پانی نہ دیا اور تُو کب بیمار تھا جو تیری عیادت نہ کی۔ خُدا تعالیٰ فرمائیگا کہ میرا فلاں بندہ جو ہے وہ اِن باتوں کا محتاج تھا مگر تم نے اسکی کوئی ہمدردی نہ کی۔ اسکی ہمدردی میری ہی ہمدردی تھی۔ ایسا ہی ایک اَور جماعت کو کہیگا کہ شاباش! تم نے میری ہمدردی کی۔ مَیں بھُوکا تھا تم نے مجھے کھانا کھلایا۔ مَیں پیاسا تھا تم نے مجھے پانی پلایا وغیرہ۔ وُہ جماعت عرض کریگی کہ اے ہمارے خدا ہم نے کب تیرے ساتھ ایسا کیا؟ تب اللہ تعالیٰ جواب دیگا کہ میرے فلاں بندہ کے ساتھ جو تم نے ہمدردی کی وُہ میری ہی ہمدردی تھی۔ دراصل خدا تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی کرنا بہت ہی بڑی بات ہے اور خدا تعالیٰ اِس کو بہت پسند کرتا ہے"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۷۹، ۲۸۰)

پبلشر:- محمد حمد - پرنٹر:- سید عبد الحی - مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ - مقامِ اشاعت:- دفتر الفضل دار الرحمت غربی، ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۰ ماہ نبوت ۱۳۵۲ ھش

"انصار اللہ" کے زمرہ میں داخل ہونے کی اہمیت

اللہ تعالیٰ کے ماموروں کی اپنے مشن میں کامیابی کا تمام تر دار و مدار اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت پر ہوتا ہے۔ وہ خدائی حکم کے ماتحت حق کو پھیلانے میں انتہائی کوشش عمل میں لاتے ہیں حتیٰ کہ اس راہ میں اپنی جان کی بھی پرواہ نہیں کرتے لیکن ساتھ کے ساتھ ان کا اس بات پر پختہ ایمان ہوتا ہے کہ انہیں اپنے مشن میں کامیابی ان کوششوں کی وجہ سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی اس تائید و نصرت کی وجہ سے حاصل ہو گی جس سے ان کوششوں کے بعد اپنے وعدہ کے مطابق خدا تعالیٰ انہیں نوازے گا۔ اسی لئے ایک طرف وہ حق کو پھیلانے میں انتہائی جدو جہد عمل میں لا رہے ہوتے ہیں اور دوسری طرف وہ خدا کے حضور دعائیں کر رہے ہوتے ہیں:۔

وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝ (البقرہ آیت ۲۸۷)

ہم سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر (کیونکہ) تو ہمارا آقا ہے پس کافروں کے گروہ کے خلاف ہماری مدد کر۔

چنانچہ خدا تعالیٰ ان کی مدد کرتا ہے اور ضرور کرتا ہے اور پھر ان کی ہی مدد نہیں کرتا بلکہ ان پر ایمان لانے والوں کی بھی مدد کرتا ہے۔ چنانچہ وہ خود فرماتا ہے:۔

إِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ ۙ (المومن آیت ۵۲)

یعنی ہم اپنے رسولوں کی اور ان پر ایمان لانے والوں کی ضرور مدد کریں گے اور اس دن بھی جبکہ گواہ کھڑے ہوں گے۔

اپنے اس وعدہ کی رُو سے اللہ تعالیٰ ماموروں کے ساتھ ان پر ایمان لانے والوں کو بھی اپنی تائید و نصرت سے نوازتا تو ضرور ہے لیکن انہیں اس کی یہ تائید و نصرت محض ایمان لانے کے نتیجہ میں نہیں ملتی بلکہ انہیں بھی اُن ماموروں ہی کی طرح جن پر وہ ایمان لاتے ہیں اشاعت و غلبۂ حق کے لئے انتہائی جدوجہد کرنا پڑتی ہے اور اس راہ میں قربانیاں دینا پڑتی ہیں اور جانیں لڑانا پڑتی ہیں۔ جب وہ ایسا کر دکھاتے ہیں تو خدا تعالیٰ اپنے ماموروں کے ساتھ انہیں بھی اپنی تائید و نصرت سے نواز کر انہیں غالب کر دکھاتا ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا أَنْصَارَ اللَّهِ كَمَا قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيِّينَ مَنْ أَنْصَارِي إِلَى اللَّهِ ۖ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنْصَارُ اللَّهِ ۖ فَآمَنَتْ طَائِفَةٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَكَفَرَتْ طَائِفَةٌ ۖ فَأَيَّدْنَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَىٰ عَدُوِّهِمْ فَأَصْبَحُوا ظَاهِرِينَ ۝ (الصف آیت ۱۵)

اے مومنو! تم اللہ (یعنی اس کے دین) کے مددگار بن جاؤ جیسا کہ عیسیٰ بن مریم نے جب حواریوں سے کہا کہ خدا کے (قریب لے جانے والے) کاموں میں کون میرا مددگار ہے تو وہ بولے کہ ہم اللہ کے (دین) کے مددگار ہیں۔ پس بنی اسرائیل کا ایک گروہ تو ایمان لے آیا اور ایک گروہ نے انکار کر دیا جس پر ہم نے مومنوں کی ان کے دشمنوں کے خلاف مدد کی اور مومن غالب آگئے۔

اس سے ظاہر ہے کہ ماموروں کے ساتھ ان پر ایمان لانے والوں کو بھی خدائی تائید و نصرت اور فتح اور غلبہ مل کر رہتا ہے لیکن اس کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ مومن بھی اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے دین اور اس کے ماموروں کا مددگار ثابت کر دکھائیں یعنی اپنے عمل سے اس امر کا ثبوت دیں کہ وہ صحیح معنوں میں انصار اللہ ہیں۔ جب وہ اپنا انصار اللہ ہونا ثابت کر دکھاتے ہیں تو فَأَيَّدْنَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَىٰ عَدُوِّهِمْ فَأَصْبَحُوا ظَاهِرِينَ کے مصداق بن جاتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ انہیں اپنی تائید و نصرت سے نواز کر غالب کر دکھاتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ بھی بتایا کہ ماموروں پر ایمان لانے والے انصار اللہ کیسے بن سکتے ہیں۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ تِجَارَةٍ تُنْجِيكُمْ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ وَأُخْرَىٰ تُحِبُّونَهَا ۖ نَصْرٌ مِنَ اللَّهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ ۗ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ۝

(الصف آیات ۱۱ تا ۱۴)

اے مومنو! کیا میں تمہیں ایک ایسی تجارت کی خبر دوں جو تم کو دردناک عذاب سے بچالے گی (وہ تجارت یہ ہے کہ) تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ اور اللہ کے راستہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے جہاد کرو، اگر تم جانو تو یہ تمہارے لئے بہت بہتر ہے۔ (تمہارے ایسا کرنے پر) وہ تمہارے گناہوں کو معاف کرے گا اور تم کو ان جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور ہمیشہ رہنے والی جنتوں کے پاک مکانوں میں (تم کو رکھے گا) یہ بڑی کامیابی ہے (جو وہ تم کو دے گا) اس کے علاوہ ایک اور چیز بھی ہے جس کو تم (اس دنیا میں) بہت چاہتے ہو، وہ اللہ کی تائید ہے اور ایک جلدی حاصل ہونے والی فتح ہے۔ اور (اے رسول) مومنوں کو بشارت دے (کہ ان کو اللہ کی تائید اور ایک جلد حاصل ہونے والی فتح بھی ملے گی)۔

ان سب آیات پر یکجائی نظر ڈالنے سے صاف عیاں ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے ماموروں ہی کی نہیں بلکہ ان پر ایمان لانے والوں کی بھی مدد کرتا اور انہیں اپنی تائید و نصرت سے نوازتا ہے لیکن مومنوں کو اس تائید و نصرت کا مورد بننے کے لئے خود ماموروں ہی کی طرح انصار اللہ کے زمرہ میں شامل ہونا پڑتا ہے اور انصار اللہ کے زمرہ میں شمولیت کے وہ اُس وقت ہی حقدار بنتے ہیں جب وہ ایمان لانے کے بعد اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے اللہ کے رستہ میں جہاد کرتے ہیں یعنی حق کو پھیلانے اور اسے غالب کرنے کے لئے انتہائی جدوجہد بروئے کار لانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے۔ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ دنیا میں اپنی تائید و نصرت سے نواز کر انہیں فتحیاب فرماتا اور غالب کر دکھاتا ہے اور آخرت میں ان کے لئے جنت مقدر کر دیتا ہے۔

اس لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا متبع ہونے کی حیثیت میں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کی غرض سے مبعوث فرمایا ہے ہر احمدی کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے عمل سے اپنا انصار اللہ ہونا ثابت کر دکھائے تا نَصْرٌ مِنَ اللَّهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ کی بشارت میں وہ حصہ دار بن سکے۔

احباب جماعت کے نام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا پیغام

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ پیغام نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں حصہ لینے والے ہر مخلص احمدی کو جس نے ابھی تک اپنے وعدہ کی صدقِ صدادائیگی نہیں کی ضرور پہنچا دیں کہ:۔

"میں آپ سے اس وقت تاکیداً کہنا چاہتا ہوں کہ جن دوستوں کے ذمہ نصرت جہاں سکیم کے وعدے ہیں وہ جلد ادا کر دیں۔ غالباً نومبر میں آخری سال ختم ہو رہا ہے۔ لیکن آج میں ایک مہینہ اور مہلت دے دیتا ہوں۔ ۲۰ر دسمبر ۱۹۷۳ء سے پہلے پہلے بقایاجات ادا ہو جانے چاہئیں۔ نصرت جہاں کا دفتر نوٹ کر لے اور جماعتوں کے ذمہ دار احباب اسے یاد رکھیں کہ اس کے بعد کوئی رقم اس مد میں وصول نہیں کی جائے گی۔ ہم وصولی کے کھاتے بند کر دیں گے۔"

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حلال وحرام

(مکرم حافظ مظفر احمد صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ)

(۲)

کھانے کے علاوہ بعض دوسری اشیاء کی حرمت

یہاں ضمناً ان اشیاء کا بھی ذکر کردوں جو کھانے سے تعلق نہیں رکھتیں تاہم حرام ہیں۔ ان میں مندرجہ ذیل شامل ہیں۔
۱۔ سود ۲۔ فال لینا ۳۔ اور مشرک مرد یا عورت سے مومن مرد یا عورت کا نکاح ۴۔ اس کے علاوہ نکاح کی شرعی محرمات جیسے ماں۔ بیٹی۔ بہن۔ پھوپھی خالہ وغیرہ سے نکاح حرام ہے۔

شراب کی حرمت میں یہ حکمت ہے کہ جسمانی صحت کے اعتبار سے اس کا استعمال فالج، لقوہ وغیرہ اعصابی بیماریوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔ نیز اس سے عقل میں فتور، شر اور فساد اور شہوت میں انگیخت پیدا ہوتی ہے۔ نیز امراض قلب لاحق ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح روحانی لحاظ سے نشہ کی حالت میں روحانیت تو کیا انسانیت بھی کوسوں دور جا پڑتی ہے اور دین و مذہب سے گویا اس کا تعلق ہی نہیں رہتا اسی طرح دوسری اشیاء جو حرام ہیں اور کھانے پینے سے ان کا تعلق نہیں وہ بھی اسی طرح سینکڑوں خرابیوں اور نقائص کا باعث ہوتے ہیں۔

حلال و ممنوع کی اقسام اور حلت و حرمت کے چار مدارج

اسلام انسان کو روحانی مدارج کے حصول کے لئے حلال کے درجہ سے بڑھ کر طیب کھانے کا حکم دیتا ہے اور اسی طرح حلال کے مقابلہ میں صرف حرام کا درجہ ہی نہیں رکھا بلکہ اس سے اتر کر بعض چیزوں کو مکروہ قرار دیا ہے جیسا فرمایا:

یایھا الناس کلوا مما فی الارض حلالاً طیبا۔ (البقرہ)

پس چار مدارج ہیں۔ جن کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔ اول طیب۔ دوم حلال۔ سوم حرام چہارم مکروہ حلال سے ترقی کرتے کرتے طیب تک اور حرام کی طرف گرتے گرتے مکروہ تک پہنچ جاتا ہے۔ پس یہ اسلام کی خصوصیت ہے کہ بعض چیزوں کو حلال حرام کے علاوہ طیب و مکروہ بھی قرار دیتا ہے اور یہ بھی بتاتا ہے کہ کونسی چیزیں بعض حالات میں حلال ہو جاتی ہیں جو اصل میں حرام ہیں اور بعض چیزیں خاص حالات میں حرام ہو جاتی ہیں۔ جو اصل میں حلال ہوں۔ مثلاً حلال چیز کے استعمال سے اگر کسی کو تکلیف ہو تو وہ حرام ہو جائے گی۔ جیسے آنحضرت صلعم نے فرمایا:

من اکل من ھذہ الشجرۃ یعنی الثوم فلا یاتین المساجد

کہ جو شخص کچا لہسن استعمال کرے وہ ہماری مساجد میں نہ آئے۔ پس اسلام بتاتا ہے کہ کھانے کی چیزوں میں ادنیٰ درجہ حلال کا ہے۔ اور حرام میں ادنیٰ درجہ مکروہ کا ہے۔

پھر شریعت میں ممنوع کی دو اقسام ہیں ۱۔ حرام ۲۔ ممنوع لغتاً حرام کا لفظ دونوں پر حاوی ہے لیکن قرآن کریم میں چار چیزوں کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ ان کے علاوہ وہ اشیاء جن کے استعمال سے روکا گیا ہے۔ اشیاء ممنوعہ کہلائیں گی۔ لیکن شرعی قرآنی اصطلاح میں حرام نہ ہوں گی۔
مثلاً حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ

نھی عن کل ذی ناب من السباع وعن کل ذی مخلب من الطیر (مسلم)

یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کچلیوں والے درندے اور پنجوں والے پرندے کھانے سے منع کیا اسی طرح اور حدیث ہے۔

نھی عن لحوم الحمر الانسیۃ (مسلم)

یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پالتو گدھوں کے گوشت سے منع کیا۔ گویا یہ ممنوع ہیں۔ اسی طرح آپ نے گوہ خود نہ کھائی لیکن صحابہ کو اجازت دی اور فرمایا:

لا آکلہ ولا احرمہ

یعنی نہ میں اسے کھاتا ہوں نہ اسے حرام قرار دیتا ہوں۔ خرگوش کا گوشت بھی آپ نے خود نہ کھایا دوسروں کو اجازت دیدی یہ ممنوع نہیں تاہم غیر طیب ہیں۔ یا نہی تنزیہہ میں شامل ہیں حرام اور ممنوع کے احکام مخالف نہیں بلکہ جس طرح امر کئی قسم کے ہوتے ہیں۔ فرض واجب سنت اسی طرح نہی بھی کئی اقسام کی ہوتی ہے۔ اول۔ نہی محرمہ دوم نہی مانعہ سوم نہی تنزیہہ۔ اور پھر ان میں سے زیادہ وہ اشیاء ہیں جو نہی تنزیہہ میں شامل ہیں یعنی بہتر ہے کہ انسان ان سے بچے حرام اور ممنوع میں وہی نسبت ہے جو فرض اور واجب میں ہے۔ پس قرآن کریم نے جسے حرام قرار دیا اس کی حرمت سخت ہے۔ اور جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس کی حرمت نسبتاً کم ہے۔ اور حرام و ممنوع کی سزا میں بھی یہی نسبت ہے پس جو حرمت شرعاً ہے اس میں بیان کردہ چار چیزیں شامل ہیں اور باقی ممنوع کے حکم میں شامل ہیں۔

حلال اور حرام جانوروں کی علامات

۱۔ تمام جانور جو گھاس چرتے ہیں یا وہ پالتو جانور جو جگالی کرتے ہیں۔ وہ حلال ہیں۔ جیسے فرمایا:

اُحِلَّتْ لَکُمْ بَھِیْمَۃُ الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا یُتْلٰی عَلَیْکُمْ (مائدہ)

۲۔ تمام وہ جانور جو اپنی نوع یا اپنی غیر نوع کا گوشت چیر پھاڑ کر کھاتے ہیں۔ وہ درندوں کی قسم میں شامل ہیں اور حرام ہیں یہ جانور عام طور سے "سباع" کہلاتے ہیں۔

۳۔ پرندوں میں سے وہ پرندے جو اپنے ہم جنس یا غیر جنس پرندوں کو چیر پھاڑ کر کھاتے ہیں۔ وہ سباع الطیور کہلاتے ہیں اور حرام ہیں۔

۴۔ ان کے علاوہ کل ذی ظفر یا حدیث میں جنہیں ذی مخلب کہا گیا ہے۔ یعنی پنجوں اور کچلیوں والے پرندے حرام ہیں۔ جیسے کرگس۔ چیل کوا۔ باز۔ شکرا۔ گدھ۔ پنجے کی مدد سے کھاتے ہیں۔

پالتو جانوروں میں جو معروف طور پر حلال ہیں اور جن کا گوشت کھایا جاتا ہے اور دودھ وغیرہ بھی استعمال کرتے ہیں۔ وہ یہ ہیں ۱۔ دنبہ ۲۔ چھترا ۳۔ بکری ۴۔ گائے ۵۔ بھینس ۶۔ اونٹ۔
یہ وہ جانور ہیں جن کا ذکر قرآن کریم نے کیا ہے۔ اسی طرح پالتو جانوروں گدھا۔ خچر اور گھوڑا بھی شامل ہیں۔ یہ حمولۃً کی فہرست میں شمار ہوتے ہیں اگرچہ ان تینوں میں سے گھوڑا حلال کہا گیا ہے لیکن اس کا گوشت طیبات سے شمار نہیں کیا جاتا۔

یہاں سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ غیر طیبات حلال کیوں ہیں؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ دنیا میں قبض بسط کے دور چلتے ہیں۔ بسط یعنی کشائش کے دور میں تو غیر طیب کوئی نہیں کھاتا لیکن قبض کے دور میں جیسے جنگوں اور تنگی کے حالات میں یا مسلسل قحط اور بھوک یا غیر ملکی تجارت میں روک پیدا ہو جانے سے ان کا استعمال حلال قرار دیا ہے۔ کیونکہ اِنَّ الدِّیْنَ یُسْرٌ اور یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ اللہ تعالیٰ انسان پر سختی کرنا نہیں چاہتا چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"ایک حرمت حقیقی ہوتی ہے اور ایک غیر حقیقی جو غیر حقیقی ہوتی ہے وہ اسباب داعیہ سے اٹھ جاتی ہے۔" (الملفوظات)

شکار کے متعلق ہدایات

۱۔ حلال جانوروں مثلاً اونٹ بیل وغیرہ بگڑ جائیں تو انہیں تیر مار کر شکار کر کے ذبح کرنا جائز ہے

۲۔ تیر مارتے وقت اللہ کا نام لے کر پھر جانور مرا ہوا ملے تو بھی جائز ہے اور پانی میں گر پڑے اور یہ معلوم نہ ہو کہ تیر سے مرا یا پانی سے تو نا جائز ہے۔

۳۔ اگر شکاری جانور کوئی شکار پکڑے اور ذبح کرنے کو کوئی چیز پاس نہ ہو تو پتھر یا لکڑی سے خون بہا دے کیونکہ دو باتیں شکار کے حلال ہونے کے لئے ضروری ہیں ۱۔ تکبیر اور ۲۔ خون بہانا۔ ۳۔ وہ جانور جسے مسلسل تیر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کانٹ نہ بنا کر یا گولیاں مار مار کر ادھ موا کر دیا جائے یہاں تک کہ مر جائے تو ناجائز ہے سمندر کے جانور حلال ہیں۔ فرمایا:-

"ھو الطھور ماءہ و الحل میتۃ"

کہ سمندر کا پانی پاکیزہ اور اس کا مردار حلال ہے۔"

پس انسان کو بساط بھر حرام سے بچنے اور حلال و طیب کے استعمال کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ کیونکہ قرب الٰہی کے حصول کے لئے یہ اشیاء بڑی ممد اور معاون ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:-

"دیکھو جو حرام پر جلدی نہیں کرتا بلکہ بچتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کے لئے حلال کا ذریعہ نکال دیتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۱۱۲)

ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں زندگی کے ہر شعبہ سے متعلق ہدایت فرمائی ہے وہاں حلال کھانے کے متعلق ایک نہایت لطیف اور پیاری دعا سکھائی کہ:-

"اللّٰھم اکفنا بحلالک عن حرامک واغننا بفضلک عمن سواک"

کہ "اے اللہ تو اپنا حلال رزق ہمارے لئے کافی کر دے اور حرام سے بچائے رکھ۔ اور اپنے فضل کے ساتھ ہمیں دوسروں کی محتاجی سے بچا لے۔ اور غنی کر دے"

دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہماری اسی پکار کو شرف قبولیت بخشے۔ (آمین)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ الفضل خود خرید کر پڑھے!

دعائے مغفرت

میری اہلیہ مکرمہ آمنہ بی بی صاحبہ یکم رمضان مطابق ۲۹ ستمبر ۱۹۷۳ء ۶۸ سال کی عمر میں شیخوپورہ شہر میں وفات پا گئی ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

وہ عرصہ ایک سال سے بائیں جانب پر فالج کی وجہ سے بیمار تھیں اور یہی بیماری ان کے لئے جان لیوا ثابت ہوئی۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور بہت پارسا، تہجد گزار، دعائیں کرنے والی اور عابدہ خاتون تھیں۔ غریبوں کی امداد کر کے بہت خوش ہوتی تھیں۔ دن کا اکثر حصہ تلاوت قرآن مجید میں بسر کرتی تھیں۔ تحریک جدید کے دفتر اول میں شامل تھیں اور اپنی وفات تک اس میں برابر حصہ لیتی رہیں۔ اپنے زیور کا اکثر حصہ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور یہ منت مان کر پیش کیا کہ اللہ تعالیٰ انہیں زندگی والی اولاد دے اور اللہ تعالیٰ نے ان کی اس نذر کو قبول کیا۔ اور انہیں زندگی والی اولاد سے نوازا۔ شدھی تحریک کا مقابلہ کرنے کے لئے مجھے بھجواتے وقت انہوں نے اپنے سونے کے کڑے فروخت کر کے میرا سفر خرچ مہیا کیا نیز قادیان میں مکان بنانے کی غرض سے زمین خریدنے کے لئے اپنا ایک صندوق [illegible] دیا۔ کیونکہ ان کو مرکز میں رہنے اور اپنی اولاد کو علم دین سے آراستہ کرنے کا بے حد شوق تھا۔ مرحومہ کا جنازہ مؤرخہ ۳۰/۹/۷۳ کو ربوہ لیجایا گیا۔ جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے نماز جنازہ احاطہ مسجد مبارک میں پڑھائی۔ جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا بھی مکرم مولوی صاحب موصوف نے ہی کرائی۔ احباب جماعت سے گزارش ہے کہ وہ ازراہ مہربانی مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔

(حکیم مرغوب اللہ۔ جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ شیخوپورہ)

خریدارانِ الفرقان کیلئے ضروری اطلاع

ماہ نومبر کا رسالہ شائع ہو رہا ہے

"الفرقان" کے اکتوبر کے شمارہ میں میری غیر حاضری میں اعلان کیا گیا تھا کہ ماہ نومبر کا رسالہ شائع نہ ہوگا۔ احباب آگاہ رہیں کہ ماہ نومبر کا رسالہ حسب دستور شائع ہوگا۔ (انشاء اللہ)

خاکسار

ابو العطاء جالندھری۔ ربوہ

نماز باجماعت کی اہمیت

فرمودہ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

"نماز باجماعت اسلام کا ایک نہایت ہی اہم حکم ہے اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے متعلق اسی قدر تاکید فرمایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ ایک نابینا شخص نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میری آنکھیں نہیں اور راستہ میں لوگ پتھر وغیرہ ڈال دیتے ہیں جس سے مجھے ٹھوکریں لگتی ہیں۔ کیا میں گھر میں نماز پڑھ لیا کروں؟ پرانے زمانے میں لوگ دیواروں کے ساتھ ساتھ پتھر رکھ دیا کرتے تھے۔ تاکہ مکان بارش کے پانی سے محفوظ رہیں اور دیواریں خراب نہ ہوں۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اجازت دیدی لیکن پھر فرمایا کہ کیا تمہارے مکان تک اذان کی آواز آتی ہے؟ اس نے کہا۔ یا رسول اللہ! آتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ پھر جس طرح بھی ہو مسجد میں آیا کرو۔ مگر آج کل ان لوگوں کے سامنے جو اذان کی آواز سن کر بھی مسجد میں نہیں آتے کون سے پتھر پڑے ہوئے ہیں کہ وہ گھروں میں بیٹھے رہتے ہیں یا انہیں کونسی نابینائی لاحق ہوتی ہے کہ وہ مسجدوں میں نماز کے لئے نہیں آتے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ایک اندھے شخص کو بھی جو ٹھوکریں کھا کھا کر گرتا تھا اس بات کی اجازت نہیں دی تھی کہ وہ گھر پر نماز پڑھ لے۔ مگر آج کل لوگ معمولی معمولی عذرات کی بنا پر باجماعت نماز کو ترک کر دیتے ہیں اور اس طرح اپنے عمل سے یہ ثابت کرتے ہیں کہ انہیں روحانی نابینائی لاحق ہے"

(تفسیر سورۃ بقرہ صفحہ ۲۴)

"نماز باجماعت کی ضرورت کو عام طور پر مسلمان بھول گئے ہیں اور یہ ایک بڑا موجب مسلمانوں کے تفرقہ اور اختلاف کا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس عبادت میں بہت سی شخصی اور قومی برکتیں رکھی تھیں۔ مگر افسوس کہ مسلمانوں نے انہیں بھلا دیا۔ قرآن کریم نے جہاں بھی نماز کا حکم دیا۔ نماز باجماعت کا حکم دیا ہے۔ خالی نماز پڑھنے کا کہیں بھی حکم نہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز باجماعت اہم اصول دین میں سے ہے۔ بلکہ قرآن کریم کی آیات کو دیکھ کر کہ جب بھی نماز کا حکم ہوا ہے۔ نماز باجماعت کے الفاظ میں ہوا ہے تو صاف طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ قرآن کریم کے نزدیک نماز صرف تبھی ادا ہوتی ہے کہ باجماعت ادا کی جائے سوائے اس کے کہ ناقابل علاج مجبوری ہو۔ پس جو شخص بیماری یا شہر سے باہر ہونے یا نسیان یا دوسرے مسلمان کے موجود نہ ہونے کے عذر کے سوا نماز باجماعت کو ترک کرتا ہے خواہ وہ گھر پر نماز پڑھ بھی لے تو اس کی نماز نہ ہوگی۔ اور وہ نماز کا تارک سمجھا جائے گا۔

قرآن کریم میں نماز پڑھنے کا جہاں بھی حکم آیا ہے۔ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ کے الفاظ سے آیا ہے کبھی بھی خالی صَلُّوْا کے الفاظ استعمال نہیں ہوئے۔ یہ امر اس بات کی واضح دلیل ہے کہ اصل حکم یہی ہے کہ فرض نماز کو باجماعت ادا کیا جائے اور بغیر جماعت کے نماز صرف مجبوری کے ماتحت جائز ہے۔ جیسے کوئی کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھ سکے تو اسے بیٹھ کر پڑھنے کی اجازت ہے۔ پس جس طرح کوئی کھڑا ہو کر نماز پڑھنے کی طاقت رکھتا ہو لیکن بیٹھ کر نماز پڑھے تو یقیناً وہ گنہگار ہوگا۔ اسی طرح جسے باجماعت نماز کا موقع مل سکے مگر وہ باجماعت نماز ادا نہ کرے تو وہ بھی گنہگار ہوگا۔

آج کل بہت سے لوگ ایسے ملتے ہیں جو باجماعت نمازوں کی ادائیگی میں کوتاہی کرتے ہیں اور باتوں میں مشغول رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ نماز ہو چکتی ہے اور پھر افسوس کرتے ہیں کہ نماز چلی گئی۔ ان کو بہت احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔ کیونکہ وہ معمولی غفلت سے بہت بڑے ثواب سے محروم رہ جاتے ہیں۔"

(تفسیر کبیر جلد اول صفحہ ۱۰۵-۱۰۶)

مرسلہ:
(سید لطیف احمد شاہ صاحب چنیوٹ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے میرے چھوٹے بھائی عزیزم نسیم احمد سلمہ کو مؤرخہ ۱۳ اگست ۷۳ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری فضل احمد صاحب مینیجر لطیف نگر فارم (سندھ) کا پوتا اور مکرم چوہدری بشیر احمد آف چوہدری والا چک ۱۰۸ کا نواسہ ہے۔ نومولود کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے وسیم احمد تجویز فرمایا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین، با برکت عمر اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین!

نعیم احمد
لطیف نگر فارم (سندھ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(۲)

مسل نمبر ۲۱۴۰۰

میں مرزا محمد صادق ولد مرزا امام دین صاحب قوم مغل پیشہ تجارت عمر ۴۶ سال پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۴۰/- روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا جاؤں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد۔ مرزا محمد صادق ۴۶ لوعی روڈ۔ کوئٹہ۔ گواہ شد۔ مرزا احمد فاضل کوئٹہ۔ گواہ شد۔ خلیفہ عبدالرحمان کوئٹہ۔

مسل نمبر ۲۱۴۰۱

میں منور احمد اختر ولد نذیر محمد صاحب قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی۔ ساکن بدین۔ ضلع حیدرآباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱۰/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۰۰/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد۔ منور احمد اختر معرفت انیس الحنفائز کمپنی بدین ضلع حیدرآباد۔ گواہ شد۔ عبدالباری ولد نواب دین صاحب۔ گواہ شد۔ ناصر احمد ملک۔

مسل نمبر ۲۱۴۰۲

میں غلام شبیر ولد عبدالحق صاحب قوم شیخ پیشہ مکینک عمر ۳۰ سال بیعت ۱۹۶۰ء ساکن شورکوٹ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۸ ۱۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

ایک مکان مالیت ۳۰۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت مجھے مبلغ ۱۵۰/- روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ غلام شبیر ولد عبدالحق صاحب بستی ارائیاں والی شورکوٹ ضلع جھنگ۔ گواہ شد: شیخ مختار احمد گواہ شد۔ رشید احمد ارشد۔

مسل نمبر ۲۱۴۰۳

میں فتح محمد ولد کریم بخش صاحب قوم جٹ پیشہ تجارت عمر ۶۶ سال بیعت ۱۹۳۲ء ساکن گمبڑ ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارا ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۰۰/- روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد۔ فتح محمد ولد کریم بخش صاحب جنرل مرچنٹ گمبڑ ضلع تھرپارکر۔ گواہ شد محمد اشرف ناصر مربی۔ گواہ شد۔ عقیل احمد سیکرٹری مال۔

مسل نمبر ۲۱۴۰۴

میں محمد حمز تقی خان ولد محمد عیسیٰ جان خان صاحب قوم پٹھان پیشہ تعلیم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارا ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۶/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد: محمد حمز تقی خان ولد محمد عیسیٰ جان صاحب سریاب گلشن روڈ۔ کوئٹہ۔ گواہ شد۔ محمد عیسیٰ خان ولد میاں گل محمد صاحب۔ گواہ شد۔ میاں بشیر احمد ولد فضل صاحب۔ ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب۔

مسل نمبر ۲۱۴۰۵

میں زیتون بیگم زوجہ شیخ محمد حنیف قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۴۴ سال پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر بذمہ خاوند ۵۰۰۰/- روپے

زیور طلائی ۲۶ تولہ مالیت ۱۰۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ زیتون بیگم ۵/۲۲۶ شاہ کالج روڈ کوئٹہ۔ گواہ شد۔ شیخ محمد حنیف امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ۔ گواہ شد۔ عبدالرحیم سلیم

درخواست دعا

میری والدہ محترمہ چند دنوں سے بیمار ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اب ان کی طبیعت پہلے سے بہت بہتر ہے۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں ان کی کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ ذبیح اللہ۔ شفا میڈیکو۔ لاہور

قابلِ فروخت

ایک عدد J.F. کمپنی ٹینڈ ہارڈ سٹر مع بہت سے سپیئر پارٹس کے نہایت اچھی حالت میں قابل فروخت ہے۔ خواہشمند احباب لینڈ اروڈ سٹور صبح ۸ بجے سے شام ۵ بجے تک دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں دیکھ سکتے ہیں۔

ضرورت ہے

تجربہ کار۔ محنتی۔ ٹرینڈ ڈرائیور کی ضرورت ہے۔ تنخواہ معقول۔ رہائش کے لئے پختہ مکان۔ بجلی لگی ہوئی ہے۔ بعجلہ معہ اسناد کے معرفت پرائیویٹ سیکرٹری درخواستیں بھجوائیں۔

دانت درد

فوری اور کامیاب مستقل علاج۔ ٹوتھ پیسٹ ۔/۴ گلے سڑے دانت کا شدید درد۔ مسوڑھے کا درد۔ کھانے اور لگانے کی دوا سے فوری غائب۔
شاہ ہومیوپیتھک اسٹور اینڈ ہسپتال رحمت بازار۔ ربوہ

ہومیو تسلی سے
BABY TONIC
بچوں کا دانت نکالنا بڑا تکلیف دہ ہوتا ہے مگر بے بی ٹانک
کے استعمال سے ہوتا دانت بہت آسانی سے نکل آتے ہیں۔ نہ اسہال آتے ہیں نہ آنکھیں دکھتی ہیں۔ تمام صحت بھی بحال رہتی ہے۔ قیمت ۲/- روپے۔ وی پی سے ۴/- روپے
کیمبرج میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ۔ لاہور۔ کراچی
ڈاکٹر راجہ ہومیو انڈیپنڈنٹ گولبازار۔ ربوہ فون ۶۰۷-۶۰۶

ہومیو تسلی سے
بواسیر Piles
خونی و بادی کے لئے
پائلز کیور (PILES CURE) ہزاروں کی آزمائی اور مفید پائی
کیمبرج میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی
ہیڈ آفس ڈاکٹر راجہ ہومیو انڈیپنڈنٹ کمپنی ربوہ فون نمبر ۶۰۷/۶۰۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطفال الاحمدیہ کے تیسویں سالانہ اجتماع میں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا احمدی بچوں سے ایمان افروز خطاب

تم رسول خدا کی فوج کے وہ سپاہی ہو جنہوں نے اسلام کی جنگ جیتنی ہے

اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے تیسویں سالانہ اجتماع کے موقعہ پر ۳ نبوت بروز ہفتہ ۳ر دسمبر ۱۹۷۳ء کو بعد نماز مغرب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت احمدی بچوں سے ایک ایمان افروز خطاب فرمایا۔ جس کا خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مقام اجتماع میں تشریف لاکر منتظمین کو شرف مصافحہ سے نوازا۔ اس کے بعد کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ جس کے بعد حضور نے خطاب شروع کرتے ہوئے فرمایا۔

میں اس وقت ایک لمبے قصہ کو مختصر طور پر بیان کروں گا۔ جس کی ابتداء حضرت آدم کی بعثت کے ساتھ ہوئی۔ یہ قصہ اس طرح پر ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو مبعوث کیا تو شیطان نے قیامت تک آدم اور اس کی نسل کو بہکانے کا کام شروع کر دیا۔ اس وقت سے آج تک آدم کی اولاد اور شیطان کے درمیان ایک جنگ جاری ہے ایک لاکھ سے زیادہ نبی دنیا کی تربیت اور اصلاح کے لئے آئے۔ اس تربیت اور اصلاح کے کام میں درجہ بدرجہ ترقی ہوتی رہی حتیٰ کہ آخری زمانہ میں خدا سے گہرا تعلق رکھنے والوں اور شیطان کے درمیان وہ آخری جنگ شروع ہونی تھی جس کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور پہلے آنے والے نبیوں نے دی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ آخری جنگ کا زمانہ ہمارے مہدی کا زمانہ ہوگا۔ اور اس جنگ کے بعد اسلام تمام دنیا پر غالب آجائے گا۔

یہ ایک عظیم الشان بشارت ہے ہمارا یقین ہے کہ یہ بشارت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ پوری ہوگی۔ اسلئے ہمارا نعرہ یہ ہے کہ مہدی آگیا۔ انسانی تاریخ میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد اگر کوئی سب سے اہم واقع رونما ہوا ہے تو وہ مہدی معہود کی بعثت ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اسلام کی جنگوں کے دو محاذ ہیں ایک بیرونی اور دوسرا اندرونی۔ اندرونی محاذ تربیت کا ہے۔ اندرونی محاذ پر جنگ قیامت تک جاری رہے گی اور بیرونی محاذ پر جنگ اسلام کے غلبہ تک جاری رہے گی یہ جنگ حق و باطل کی آخری جنگ ہے۔ آپ اس فوج کے سپاہی ہیں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بشارت کے مطابق آپ نے یہ جنگ جیتنی ہے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی سے نہیں ڈرنا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جرنیل مہدی معہود نے یہ جنگ جیتنی ہے۔ اور خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو مہدی معہود کی جماعت میں شامل ہیں۔ حالات خواہ کتنے ہی ناموافق ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی بشارت ہے کہ آخر کامیابی ہمارا مقدر ہے۔ اس جنگ کو جیتنے کے لئے وہ سب ہتھیار آپ اپنے اندر پیدا کریں جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی فوج کے سپاہی کے اندر ہونے چاہئیں۔

میری دعا ہے کہ آپ اس ذمہ داری کو سمجھیں۔ آپ خدا کی فوج کے کامیاب سپاہی ہوں اور اللہ تعالیٰ آپ کے گھروں کو برکتوں سے بھر دے اور اس طرح ساری دنیا اللہ تعالیٰ کے نور سے بھر جائے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔ آمین۔

محترم مرزا نذیر علی صاحب قادیانی وفات پاگئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

میرے والد ماجد محترم مرزا نذیر علی صاحب قادیانی گذشتہ اتوار اور پیر کی درمیانی رات ۵ر نومبر ۱۹۷۳ء صبح پانچ بجے اس دار فانی سے دار البقاء کو رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

والد محترم پیدائشی احمدی تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہونے کا شرف بھی حاصل تھا۔ آپ قادیان کے پرانے باشندوں میں سے تھے اپنے نام کے ساتھ قادیانی لکھنے اور اسی نام سے کہلانا پسند کرتے تھے۔ صدر انجمن احمدیہ کے دیرینہ خادموں میں سے تھے۔

آپ گذشتہ سال سے بعارضہ فالج صاحب فراش تھے۔ درمیان میں کبھی افاقہ بھی ہو جاتا رہا۔ لیکن دن بدن کمزور ہوتے چلے گئے۔ ۷۶ سال کی عمر پائی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے عصر کی نماز کے بعد نماز جنازہ پڑھی۔

آپ موصی بھی تھے۔ اسلئے آپ کو بہشتی مقبرہ کے قطعہ صحابہ میں دفن کیا گیا۔ تدفین مکمل ہونے پر مکرم سید میر محمود احمد صاحب ناصر نے دعا کرائی۔ چار لڑکے اور ایک لڑکی یادگار چھوڑے۔ تمام احمدی بہنوں اور بھائیوں سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور لواحقین کو ان کی وفات پر اس صدمہ پر صبر و رضا کی توفیق عطا فرمائے۔

(مرزا حمید احمد کارکن دفتر آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

محترم میاں نذیر محمد صاحب کی وفات

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم میاں نذیر محمد صاحبؓ دار السلام دہلی دروازہ لاہور جو محترم میاں غلام محمد صاحبؓ کے صاحبزادہ محترم میاں وزیر محمد صاحبؓ کے برادر اصغر محترم حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسےٰؓ کے داماد اور محترم میاں عبدالحی صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ انڈونیشیا کے چچا تھے ۱۰ر رمضان المبارک مطابق ۷ر اکتوبر ۱۹۷۳ء بروز اتوار صبح ۹ بجے دار السلام دہلی دروازہ لاہور میں وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کو اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں شامل ہونے کا شرف حاصل تھا۔ دو سال کی طویل بیماری بڑے صبر اور شکر کے ساتھ برداشت کی۔

آپ کے فرزند میاں منور احمد صاحب ایم ایس سی ریسرچ آفیسر اور میاں ناصر احمد صاحب اسی رات تقریباً ساڑھے تین بجے آپ کا جنازہ ربوہ لائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے نماز فجر کے بعد نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ کو بہشتی مقبرہ کے قطعہ صحابہ میں دفن کیا گیا تدفین کے بعد مکرم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف نے دعا کرائی۔ آپ نے ایک بیوہ چھ لڑکے ایک لڑکی اور متعدد پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں یادگار چھوڑے ہیں احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ آمین

(بشیر الدین احمد معلم سلسلہ مسجد احمدیہ شاملات ٹاؤن لاہور)

خلافت لائبریری کے اوقات کار

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ موسم سرما میں خلافت لائبریری ربوہ کے حسب ذیل اوقات ہوں گے۔

صبح	۸ بجے	تا	۱۲½ بجے دوپہر
	۱۲½	تا	۱-۱۵ وقفہ برائے نماز ظہر
	۱-۱۵	تا	۳-۰۰ بجے بعد دوپہر
شام	۳-۳۰	تا	۶-۳۰

نوٹ:- جمعہ اور تعطیل کے ایام میں صبح ۸ بجے سے ۱۰ بجے تک اخبارات کا سیکشن کھلا کرے گا۔ (انچارج خلافت لائبریری ربوہ)

ماہنامہ انصار اللہ کے متعلق ضروری اعلان

جملہ خریداران ماہنامہ انصار اللہ سے گذارش ہے کہ از راہ کرم اپنے رسالہ انصار اللہ کا چندہ سالانہ اجتماع پر ادا فرما دیں دفتر آپ کی خدمت کے لئے دوران اجتماع رات گئے تک کھلا رہے گا۔ براہ نوازش تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(منیجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲